



## سوال

(257) تہجد اور فجر کی اذان کے درمیان کتنا وقفہ ہونا چاہیے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تہجد اور فجر کی اذان کا وقفہ کتنا ہونا چاہیے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شرع میں تہجد کی اذان کا کوئی ثبوت نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے مختلف اوقات میں تہجد پڑھتے تھے۔ (صحیح البخاری، باب: قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللیل حتی یرم قدامہ، رقم: ۱۱۳۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

’وَكَانَ لِإِنشَاءِ أَنْ شَاءَ مِنْ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ، وَلَا نَأْتِيهِ إِلَّا رَأَيْتَهُ‘، صحیح البخاری، باب: قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل من لیل من قیام اللیل، رقم: ۱۱۳۱

”تم جب بھی جاہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھ سکتے اور جب بھی جاہو، سوتے ہوئے بھی دیکھ سکتے تھے۔“

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

’مَا أَلْفَاهُ النَّحْرَ عِنْدِي إِلَّا نَأْتَانَا، تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ‘، صحیح البخاری، باب: مَنْ نَأَى عَنْهُ النَّحْرُ، رقم: ۱۱۳۳

یہ احادیث اس امر کا واضح ثبوت ہیں کہ نماز تہجد کا کوئی وقت متعین نہیں۔ چنانچہ اسی سے معلوم ہوا کہ تہجد کے لیے اذان بھی نہیں۔ جہاں تک بلالی اذان کا تعلق ہے، سو حدیث میں اس کے دو مقصد بیان ہوئے ہیں:

۱۔ تہجد گزار تہجد ختم کر دیں: ’لیرجع قائمکم‘

۲۔ اور سوتے ہوئے بیدار ہو جائیں ’وَلِيُنْبِتَهُنَّ نَائِمَكُمُ‘، صحیح البخاری، باب: الْأَذَانُ قَبْلَ الْفَجْرِ، رقم: ۶۲۱

اس کے علاوہ تیسرا کوئی مقصد نہیں۔

دونوں اذانوں میں وقفہ کے بارے میں سنن نسائی میں ہے :

إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَمْتَنِمَا إِلَّا أَنْ يَنْزِلَ هَذَا وَيَصْعَدَ هَذَا سِنَّنَ النَّسَائِيِّ، عَلَى الْيُؤْتَانِ جَمِيعًا أَوْ فُرَادَى، رَقْمٌ : ٦٣٩

یعنی دونوں میں بہت کم وقفہ ہوتا تھا، اس کو مبالغے پر محمول کیا جائے تو قریباً بیس پچیس منٹ بنتے ہیں۔

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

## فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ : 240

محدث فتویٰ